86 Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۴ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ۔ ۴ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۸

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۴ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

گردن میں درد کی تکلیف میں بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے اور ورم میں بھی کمی ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اسحٰق صاحب ربوہ کو بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۴ء بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام عطیۃ الودود رکھا ہے۔ نومولودہ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ کی پوتی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو عمرِ دراز عطا کرے اور اسے نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم محمد جلال صاحب شمس فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۲۶ جنوری ۱۹۷۵ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عطیۃ القیوم تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ خدمتِ دین سے بھرپور لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(عطاء المجیب راشد۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ ختم ہونے میں قریباً ایک ماہ باقی ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک کل وعدہ کا $\frac{1}{15}$ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچّا اور کامل فیض کامل استقامت سے وابستہ ہے

کامل استقامت سے مُراد ایک ایسی حالتِ صدق ووفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے

"سچّا اور کامل فیض جو رُوحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالتِ صدق ووفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے، ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرّہ دل کو نہ ڈرا سکے سو یہ دروازہ نہایت تنگ ہے اور یہ راہ نہایت دُشوار گزار ہے کس قدر مشکل ہے۔ آہ! صد آہ!! اسی کی طرف اللہ جلّشانہ ان آیات میں اشارہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ (التوبہ آیت ۲۴) یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہاری برادری اور تمہارے وہ مال جو تم نے محنت سے کمائے ہیں اور تمہاری سوداگری جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری حویلیاں جو تمہارے دل پسند ہیں خدا سے اور اس کے رسُول سے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو لڑانے سے زیادہ پیارے ہیں تو تم اس وقت تک منتظر رہو کہ جب تک خدا اپنا حکم ظاہر کرے اور خدا بدکاروں کو کبھی اپنی راہ نہیں دکھائے گا۔

اِن آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا کی مرضی کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور مالوں سے پیار کرتے ہیں وہ خدا کی نظر میں بدکار ہیں۔ وہ ضرور ہلاک ہوں گے کیونکہ انہوں نے غیر کو خدا پر مقدم رکھا یہی وہ تیسرا مرتبہ (نفسِ مطمئنہ) ہے جس میں وہ شخص باخدا بنتا ہے جو اس کیلئے ہزاروں بلائیں خرید لے اور خدا کی طرف ایسے صدق اور اخلاص سے جُھک جائے کہ خدا کے سوا کوئی اس کا نہ رہے گویا سب مر گئے پس سچ تو یہ ہے کہ جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آسکتا۔ خدا کے ظہور کا وہی دن ہوتا ہے کہ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آوے ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں ہم مُردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مُردہ کی طرح نہ ہو جائیں، جب ہمارا مُنہ ٹھیک ٹھیک اسکے محاذات میں پڑے گا تب وہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہوگی اس سے پہلے نہیں۔ اور یہی وہ استقامت ہے جس سے نفسانی زندگی پر موت آجاتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس زمانہ کا سب سے بڑا روحانی روگ

یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ زمانہ کا سب سے بڑا روحانی روگ اُخروی زندگی کا انکار ہے۔ لوگوں کا اِس بات پر سے ایمان اُٹھ چکا ہے کہ مرنے کے بعد وہ اٹھائے جائیں گے اور انہیں اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا اور اعمال کے مطابق جزاء سزا ہوگی۔ آخرت کا انکار ہی دراصل دہریت کی جڑ ہے اور اسی کے نتیجہ میں دنیا میں بے راہ روی پھیلتی جا رہی ہے اور گناہوں کا ارتکاب ہے کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ وہ لوگ بھی جو مذہباً آخرت کے قائل ہیں ہر قسم کی معصیت کے ارتکاب میں دلیر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ اس امر کی ایک بیّن علامت ہے کہ زبانی اقرار کے باوجود آخرت پر حقیقی ایمان انہیں بھی نصیب نہیں ہے۔ کیونکہ آخرت کی جوابدہی پر حقیقی ایمان ہوتے ہوئے گناہوں کے ارتکاب میں دلیری ہو ہی نہیں سکتی۔ الغرض حیاۃ الآخرۃ کا انکار دنیا میں ایک وبا کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ دھڑا دھڑ روحانی موت کی آغوش میں جا رہے ہیں۔

گزشتہ قوموں اور ان کی طرف مبعوث ہونے والے انبیاء کرام کے جو حالات قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم جس کی طرف کوئی نبی مبعوث ہوا اُس میں یہ خرابی عام تھی کہ وہ حیاۃ الآخرۃ سے منکر ہو بیٹھی تھی اور وہ اس نبی کی مخالفت اس وجہ سے بھی کرتی تھی کہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ مرنے کے بعد وہ پھر زندہ کئے جائیں گے اور ایک اَور جہان میں انہیں زندگی گزارنی ہوگی اور وہ اِس جہان کے اعمال کی جزاء یا سزا کی شکل میں ہوگی۔ جہاں تک زمانہ گزشتہ کی قوموں کا تعلق ہے اُن کے اِس خرابی میں ملوث ہونے کا ذکر ہم گزشتہ اداریہ میں کر چکے ہیں۔ ایک خاص بات جو اُن قوموں میں پائی جاتی تھی وہ یہ تھی کہ جب خدا تعالیٰ کا فرستادہ ان کی بداعمالیوں اور اُخروی جہان کی زندگی کے انکار کی وجہ سے انہیں عذاب الٰہی سے ڈراتا تھا تو وہ نصیحت پکڑنے کی بجائے یہ کہتی تھیں کہ ہم پر عذاب آ ہی نہیں سکتا۔ اب چونکہ خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اور غضب میں دھیما ہے اور وہ نافرمان قوموں کو اصلاح کا موقعہ دینے کی غرض سے ان پر گرفت کرنے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ مہلت پر مہلت دیتا چلا جاتا ہے اِس لئے وہ قومیں الٹا یہ مطالبہ کرتی تھیں کہ ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا۔ جب خدا تعالیٰ انہیں چھوٹی چھوٹی تکالیف یا ہلکے عذاب میں مبتلا کرتا تھا تو وہ اسے خاطر میں نہ لاتی تھیں اور پھر یہی رٹ لگانے لگتی تھیں کہ وہ بڑا عذاب جس سے ہمیں ڈرایا جاتا ہے کہاں ہے، وہ کیوں نہیں آتا؟ اِس سے ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ عذاب نہیں آتا، یہ محض ایک ڈھکوسلا ہے۔ آخر موعودہ عذاب انہیں آ گھیرتا تھا اور وہ پھر توبہ! توبہ! پکار اُٹھتی تھیں لیکن چونکہ نزول عذاب کے وقت کی جانے والی توبہ قبول نہیں کی جاتی اِس لئے ایسی قومیں بالآخر تباہی سے ہمکنار ہوتی رہیں حتّٰی کہ ان کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتایا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تو اُس وقت بھی آپ کی قوم میں اور خرابیوں کے علاوہ یہ خرابی پھیلی ہوئی تھی کہ بعض لوگ اِس وہم میں مبتلا تھے کہ مرنے کے بعد زندگی ختم ہو جاتی ہے اور یہ کہ کسی اَور جہان میں زندہ کئے جانے اور وہاں زندگی گزارنے کا نظریہ باطل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائے جانے والے ایسے لوگوں اور ان کے انتہائی افسوسناک طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
(النمل آیات ۶۸، ۶۹)

ترجمہ:۔ اور کافر کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادے مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زمین سے زندہ کر کے نکالے جائیں گے۔ ہم اور ہمارے باپ دادوں سے اس سے پہلے ایسا ہی وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر یہ صرف پہلے لوگوں کی باتیں ہیں (جو کبھی پوری نہیں ہوئیں)۔

چونکہ گزشتہ قومیں حیاۃ الآخرہ کے انکار اور اس کے نتیجہ میں رُونما ہونے والی بداعمالیوں اور ایذا رسانیوں پر مبنی مخالفانہ سرگرمیوں کی وجہ سے موردِ عذاب بن کر صفحۂ ہستی سے نابود ہو چکی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے کافروں کے اس طرزِ عمل پر انہیں گزشتہ قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرنے اور نصیحت پکڑنے کی طرف متوجہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (النمل آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ (اے رسول تُو) کہہ دے کہ زمین میں پھرو اور دیکھو کہ مجرموں (ثمود اور عاد وغیرہ قوموں) کا انجام کیسا ہُوا تھا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گزشتہ قوموں پر نازل ہونے والے عذابوں اور اُن قوموں کے انجام سے ڈرایا تو انہوں نے نصیحت پکڑنے کی بجائے اُلٹا اور زیادہ مذاق اُڑانا شروع کر دیا اور آپؐ کے خلاف طرح طرح کی تدبیریں کرنے لگے اور لگے کہنے کہ وہ عذاب جس سے ہمیں ڈرایا جا رہا ہے کہاں ہے اور وہ کیوں نہیں آتا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اِس طرزِ عمل پر آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ (النمل آیات ۷۱ تا ۷۳)

ترجمہ:۔ اور تُو ان پر غم نہ کھا اور ان کی تدبیروں کی وجہ سے تنگی محسوس نہ کر۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ تُو کہہ دے ممکن ہے کہ وہ (عذاب) جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہو۔

موعودہ عذاب کے صرف کچھ حصہ کے جلدی آنے کی خبر اس لئے دی کہ خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہے وہ فیصلہ کن عذاب کو جلد نازل نہیں کیا کرتا بلکہ پہلے ہلکے ہلکے عذاب بھیج کر نافرمانوں اور حیاۃ الآخرہ کے منکروں کو اصلاح کا موقع ضرور دیتا ہے اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (النمل آیت ۷۴)

ترجمہ:۔ اور تیرا ربّ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔

الغرض گزشتہ انبیاء کی قوموں کی طرح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے لوگ ایسے تھے جو حیاۃ الآخرہ کے منکر تھے اور اس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے اسی لئے وہ نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ انہیں بھی ایک بڑے عذاب سے ڈرایا گیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور یہ عذاب یکدم نہیں آیا بلکہ پہلے کچھ حصہ ہی اس کا وارد ہُوا تاکہ وہ استہزاء اور انکار کا طریقہ چھوڑ کر استغفار اور توبہ کی طرف مائل ہوں اور شرارتوں اور ظلم سے باز آ کر موعودہ عذاب سے بچ جائیں۔

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ دُنیا میں دہریت کی رَو اسی لئے چلی ہوئی ہے کہ رُوئے زمین پر بسنے والی قوموں اور ان کے افراد کا اُخروی جہان کی زندگی پر سے ایمان اُٹھ چکا ہے۔ اور یہی وہ سب سے بڑا روحانی روگ ہے جو فی زمانہ دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور اقوام عالم کا عذاب سے نجات پانا اِس روگ کے دُور ہونے پر ہی موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اقوامِ عالم کے اسلام کی آغوش میں آنے سے اِس روگ کے دُور ہونے کے غیر معمولی سامان فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ مسلمانانِ عالم کی ایک خادم جماعت

(محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(۲)

حضرات! ہماری اس صدی کے اہم واقعات میں سے ایک واقعہ سرزمینِ ہند سے انگریزوں کی حکومت کے اختتام کے بعد ہندوستان کا آزادی حاصل کرنا اور پاکستان کی اسلامی مملکت کا قیام ہے ایک لمبے دَور کی غلامی کے بعد اس سرزمین کے رہنے والوں نے آزادی کی فضائیں سانس لیا اور ساحل مراد سے ہمکنار ہوئے لیکن اس سفرِ حریت کی داستان بہت طویل ہے اور قریباً نصف صدی کی مسلسل جدوجہد پر مشتمل ہے اس عرصہ میں ہزاروں نشیب و فراز آئے اور نہ جانے کتنی ہی امنگوں اور آرزوؤں کی کشتی نے حالات کے سمندر میں ہچکولے کھائے بالآخر خدائے رحیم و کریم نے اپنے بندوں پر کرم کیا اور سرزمین ہند کے مسلمان اپنے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں اس لئے وہ بحیثیت جماعت ان سیاسی سرگرمیوں میں ایک فریق کے طور پر شامل نہیں ہوتی لیکن اس لحاظ سے کہ یہ ایک خالص دینی اور مذہبی جماعت ہے جس کا اوڑھنا اور بچھونا اسلام ہے اور جو مسلمانانِ عالم کی خدمت کو اپنا فرض منصبی سمجھتی ہے اس تحریک میں شروع سے برابر شریک رہی ہے۔

یہ شرکت کسی دنیاوی مقصد یا مفاد کی خاطر نہ تھی بلکہ صرف اس وجہ سے تھی کہ اس سے مسلمانانِ ہند کا مفاد وابستہ تھا چنانچہ شروع سے آخر تک جماعت کی مساعی پر ایک نظر کرنے سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ان کا مرکزی نقطہ مسلمانانِ ہند کے حقوق کی حفاظت اور ان کے مفاد کی ترجمانی رہا ہے اس تحریکِ حریت کے دوران ہزاروں واقعات رونما ہوتے حالات بدلتے رہے اور مختلف تحریکات منصۂ شہود پر آتی رہیں۔ ان سب کی تفصیل میں جانا اس وقت ممکن نہ ہوگا لیکن سب واقعات پر یکجائی نظر کرنے سے ایک غیر جانبدار مبصر ضرور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اگر سارے عرصہ میں کسی جماعت نے ہندوستان کے مسلمانوں کے مفاد کی بے لوث خدمت اور ترجمانی کا حق ادا کیا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے جس نے ہر محاذ پر اس خدمت کو ایک فرض سمجھتے ہوئے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔

۱۹۱۷ء میں مسٹر مانٹیگو وزیرِ ہند نے اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ نہ صرف ہندوستانیوں کو انتظام حکومت میں شامل کرنا چاہتی ہے بلکہ انجام کار اقتدار بھی انہی کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اس اعلان سے کانگریس کی تحریک زور پکڑ گئی اور مسلمان اقلیت کے مستقبل کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا اس موقع پر جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ترجمانی کے محاذ کو سنبھالا اور آخر دم تک یہ خدمت نہایت کامیابی سے سرانجام دی۔

۱۹۲۸ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان کو مزید سیاسی حقوق دینے اور دوسرے اہم ملکی مسائل کا جائزہ لینے کیلئے سائمن کمیشن کا تقرر کیا۔ آل انڈیا نیشنل کانگرس نے اس بنیاد پر کہ کمیشن میں کوئی ہندوستانی ممبر شامل نہیں کیا گیا اس کمیشن سے عدمِ تعاون کا فیصلہ کیا۔ بہت سے سرکردہ مسلم زعماء نے بھی اس فیصلہ کی تائید کی اس موقعہ پر امام جماعت احمدیہ حضرت المصلح الموعودؓ مسلمانانِ ہند کی ہمدردی اور بہبودی کی خاطر میدانِ عمل میں آئے۔ آپ نے "مسلمانانِ ہند کے امتحان کا وقت" کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں بتایا کہ مسلمانوں کا مفاد اس بات میں ہے کہ وہ اس کمیشن سے تعاون کریں اور بائیکاٹ میں شریک نہ ہوں آپ نے اپنے موقف کی اس عمدگی سے اشاعت کی کہ مسلمانوں کے بعض سرکردہ رہنما آپ کے ہمخیال ہو گئے۔ ان زعماء نے ایک لیگ قائم کی اور کمیشن سے تعاون کرتے ہوئے مسلمانوں کے مفاد کی ترجمانی کی یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی بروقت راہنمائی مسلمانانِ ہند کو میسر نہ آتی تو وہ اپنے مفاد کی ترجمانی کے ایک سنہری موقعہ سے محروم ہو جاتے۔

سائمن کمیشن کی تحقیقات ابھی ابتدائی مراحل میں تھیں کہ کانگریس نے ہندوستان کا دستور اساسی تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جس کے سربراہ پنڈت موتی لال نہرو تھے اس کمیٹی نے دستور کے سلسلہ میں ایسی سفارشات مرتب کیں جو ہندو مفاد کی ترجمان تھیں حتیٰ کہ مسلم لیگ کے ان مطالبات کو نظر انداز کرتے ہوئے جو اس سے قبل کانگریس خود ہی منظور کر چکی تھی ان سفارشات میں مسلم اقلیت کو ان کے جائز حقوق سے یکسر محروم کر دیا گیا تھا یہ سفارشات "نہرو رپورٹ" کے نام سے اس طور پر شائع کی گئیں کہ گویا ہندوستان کے سب لوگوں کی متفقہ ترجمانی کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کے حقوق کی پامالی اور جائز مراعات سے محرومی کی اس گہری سازش کو دیکھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ ایک بار پھر مسلمانانِ ہند کی دستگیری اور رہنمائی کے لئے میدان میں اترے۔ آپ نے اپنے مبسوط مضامین کے ذریعہ جو بعد ازاں "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" کے نام سے وسیع پیمانہ پر شائع ہوئے اس گھناؤنی سازش کے مضمرات کو بے نقاب کیا اور وطن عزیز کے مسلمانوں کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ اس رپورٹ کے ذریعہ مسلم مطالبات کو پورا کرنا تو درکنار ان کے موجودہ حاصل شدہ حقوق بھی غصب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے نہایت وزنی دلائل کے ذریعہ اپنے نقطۂ نظر کو اس خوبی سے بیان کیا کہ سوئے ہوئے مسلمان بیدار ہو گئے اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کے اس خادمِ اعظم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف مسلمانانِ ہند کو بیدار اور متوجہ کیا بلکہ اپنی منظم جماعت کے ذریعہ اس آواز کو ملک کے کونے کونے میں اور بیرونی ممالک میں پہنچا دیا۔ آپ نے اعلانیہ یہ وعدہ فرمایا تھا کہ:

"میں اور احمدیہ جماعت اس معاملہ میں باقی تمام مسلمان فرقوں کے ساتھ مل کر ہر قسم کی جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں احمدیہ جماعت کے وسیع اور مضبوط نظام کو اس اسلامی کام کی اعانت کے لئے تمام جائز صورتوں میں لگا دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔"

آپ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور آپ کی مخلص اور محبِ وطن جماعت اس صدائے احتجاج کو لے کر اٹھی اور سارے ملک پر چھا گئی۔ ملک کے چپہ چپہ پر احتجاجی جلسے ہوئے اور رائے عامہ کو یکسر بدل کر رکھ دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا ایک نمائندہ اجلاس دہلی میں منعقد ہوا جس نے نہرو رپورٹ پر سخت تنقید کی اور مسلم حقوق کے تحفظ کے لئے جماعت احمدیہ کے پیش کردہ خطوط پر ایک قرارداد منظور کی۔ نہرو رپورٹ کے خلاف جماعت کی بھرپور مساعی کا اندازہ گاندھی جی کے اس اعتراف سے کیا جا سکتا ہے۔

"ہم یہ کبھی فراموش نہیں کر سکتے
کہ نہرو رپورٹ کو ردی کے
کاغذ کے برابر بھی وقعت
نہیں دی گئی۔"

(سیاست ۳ جولائی ۱۹۲۹ء)

جماعت احمدیہ نے اس موقع پر مسلمانانِ ہند کی جس عمدہ رنگ میں راہنمائی کی اس پر مسلمانوں کے اعلیٰ سیاسی حلقوں نے زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور لاریب یہ مسلمانوں کی ایک عظیم خدمت تھی۔

جب سائمن کمیشن نے اپنی رپورٹ شائع کی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک بار پھر مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کی ترجمانی کرنے کے لئے اس رپورٹ پر ایک مدلل اور سیر حاصل تبصرہ لکھا۔

بالآخر لندن میں گول میز کانفرنس کے اجلاسات شروع ہوئے جن میں ہندوستان کے آئندہ سیاسی ارتقاء کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مسلمانوں کے مفاد کی ترجمانی کتابی صورت میں پہلے سے موجود تھی۔ انہی امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے مایہ ناز فرزند یعنی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی بہترین نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ آپ مسلسل چار سال تک یہ خدمت بجا لاتے رہے اور اسلامی حقوق کی پاسبانی اور ترجمانی کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ آپ کی خدمات کو اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیت عطا کیا اور ہندوستان کے جدید آئینِ اساسی میں مسلمانوں کے کم و بیش تمام مطالبات منظور کر لئے گئے چوہدری صاحب موصوف کی گرانقدر اور وقیع خدمات کا مسلم پریس نے دل کھول کر اعتراف کیا

جماعت احمدیہ نے مسلم مفادات کی تائید اور ترجمانی کے ساتھ ساتھ مسلم مفادات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تائید اور ترجمانی کے ساتھ ہندو عزائم کو اس خوبی سے بے نقاب کیا کہ خواب غفلت میں پڑے ہوئے مسلمان بیدار ہو گئے اور یوں بھی ملک کے طول و عرض میں رونما ہونے والے واقعات نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ اگر اختیارات اہل ہندوستان کو منتقل کئے جانے کے بعد ملک کی عنانِ اقتدار ہندوؤں کے ہاتھ میں چلی گئی تو اس کا مطلب مسلمانوں کیلئے ایک غلامی سے دوسری غلامی میں منتقل ہونے کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کی قیادت سنبھالی اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی آزاد و خود مختار مملکت کا مطالبہ پیش کیا قیام پاکستان کی اس عظیم جدوجہد میں جماعت احمدیہ نے ایک بار پھر اپنی خدمات اور وسائل کو اس کام کے لئے وقف کر دیا۔ جماعت نے مملکتِ پاکستان کے قیام کی تحریک کا ہر قدم پر ساتھ دیا اور امام وقت کی پُرجوش ولولہ قیادت میں وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیئے جو کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ شملہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد جب ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے تو جماعت احمدیہ نے آل انڈیا مسلم لیگ کی پُرجوش حمایت کی اس کی نمائندہ حیثیت کے قیام کے لئے عدیم النظیر تعاون کیا اور مسلم لیگ کو شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں ہند کی عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت ایک اور عظیم خدمت ہے جس نے قیام پاکستان کی منزل کو قریب تر کر دیا۔ ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کو جب وزیر اعظم اٹیلی نے ہندوستان کے لئے مکمل آزادی کا واضح اعلان کیا تو دو علیحدہ مملکتوں کے قیام کے لئے حد بندی کمیشن مقرر ہوا۔ اس مرحلہ پر بھی مسلمانوں کی اس ہمدرد اور خیر خواہ جماعت کی خدمات ہرگز ہرگز فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ مسلم لیگ کی خواہش اور درخواست پر جماعت احمدیہ نے ایک محضر نامہ پیش کیا جس نے مسلم لیگ کے مفاد کو تقویت پہنچائی اور پھر جب سارے مسلمانان ہند کی ترجمانی کا مرحلہ آیا تو قرعہ فال مسلمانوں کی خادم اور خدمت گزار جماعت کے ایک مایہ ناز فرزند کے نام پڑا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی نظر انتخاب نے اس انتہائی اہم کام کے لئے اس زمانہ میں مسلمانوں کے سب سے بڑے ہمدرد اور بہی خواہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور بین الاقوامی شہرت کے مالک۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر پڑی جو خدمت ملت اسلامیہ کے میدان میں ہمیشہ سینہ سپر رہے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کی ہمدردی اور خدمت کے جذبہ سے اس ذمہ داری کو قبول کیا اور پوری ملت اسلامیہ کی ترجمانی کا کام نہایت خوبی اور عمدگی سے سر انجام دیا۔ اس موقعہ پر اخبار نوائے وقت نے یہ اعتراف کیا کہ:۔

"سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل، نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا اس سے مسلمانوں کو گونا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے اربابِ اختیار تک پہنچا دی گئی ہے ......

ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار رہیں گے۔

(نوائے وقت یکم اگست ۱۹۴۷ء)

بالآخر ۱۹۴۷ء میں جب برصغیر ہند کی تقسیم عمل میں آئی اور دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت دنیا کے نقشہ میں ہویدا ہوئی تو اس موقع پر بھی جماعت احمدیہ نے بے لوث خدمات کے ساتھ اپنی تاریخ میں زریں ابواب کا اضافہ کیا۔ مسلمانوں کو وطن عزیز کے حصول کی خاطر خون کے عمیق سمندر عبور کرنے پڑے۔ انہیں انتہائی وحشت و بربریت، خونریزی اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ مسلمانوں کی باعفت عورتوں، وفا شعار مردوں اور معصوم بچوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی یہ مسلمانانِ ہند کی تاریخ کا ایک انتہائی کربناک باب ہے جس کا ہر حصہ انتہائی دلگداز اور المناک ہے۔ اس انتہائی اور آزمائش کے وقت میں جب کہ ہندوستان کے احمدی احباب خود بھی اسی صورت حال سے دوچار اور بے یار و مددگار تھے انہوں نے اخوت اسلامی کے جذبہ کو پیش نظر رکھتے مسلمانوں کی ہر ممکن طریق سے امداد کی جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان —— پناہ گزین اور بے خانماں مسلمانوں کی امداد کا ایک فعال مرکز بن گیا جس میں دور نزدیک سے مسلمان جمع ہونے شروع ہو گئے وہ جنہیں کہیں پناہ نہ ملی انہیں مہدی زمانی کے مسیح کے دارالامان نے اپنی گود میں جگہ دی

اس قیامت خیز ہنگامے کے دوران سینکڑوں اغوا شدہ مسلمان عورتوں کی بازیابی، حفاظت اور بحفاظت پاکستان پہنچانے کی عظیم الشان خدمت بھی جماعت نے سر انجام دی اور مدد اور ضیافت کے طالب ستم رسیدہ پناہ گزین مسلمانوں کی رہائش اور کھانے کی ضروریات اس مومنانہ ایثار سے پوری کیں کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی خود احمدیوں کے پاس کھانے کو وافر انتظام نہ تھا لیکن انہوں نے یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کی ضرورتوں کو مقدم رکھا۔

جماعت احمدیہ کے اس بھرپور جذبۂ ایثار اور مسلمانوں کی خدمت کی تڑپ کا اندازہ اس ایک واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے جب جماعت احمدیہ کو معلوم ہوا کہ ایک اور جگہ پر مسلمان محصور ہیں اور قلت خوراک کے باعث زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں تو طیارہ کے ذریعہ ان پر روٹیوں کی بارش کی۔ یہ اس ہمدردی اور عظیم غمخواری کے ہزاروں لاکھوں واقعات میں سے ایک ہے جو اس زبردست خدمت کا آئینہ دار ہے۔

جس کا مظاہرہ جماعت احمدیہ نے اپنی مختصر تاریخ کے ہر موڑ پر کیا ہے۔ تقسیم ملک کے وقت جماعت نے مسلمانوں کی اس قدر خدمات سر انجام دیں کہ مولوی ظفر علی خان صاحب نے بھی اپنے اخبار میں ان کا اعتراف ان الفاظ میں کیا کہ:۔

"اس میں شک نہیں کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کی خدمت قابلِ شکریہ طریقہ پر ادا کی"

(زمیندار ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

قیام پاکستان کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ المصلح الموعودؓ نے استحکام پاکستان کے لئے اپنی جدوجہد کا آغاز ان تقاریر سے کیا جو ملک کے طول و عرض میں ہوئیں۔ ان تقاریر نے استحکام وطن اس کی ترقی کی راہوں کی نشاندہی کی اور ملت اسلامیہ کو سیاسی بصیرت اور ذہنی رفعتوں سے ہمکنار کیا۔ جماعت کی یہ خدمت ایک مستقل اور پائیدار نوعیت رکھتی ہے جماعت احمدیہ قیام پاکستان کو غلبۂ اسلام کی خدائی تقدیر کا ایک حصہ سمجھتی ہے اور ہمدردی اسلام کی وجہ سے پاکستان کی خدمت، استحکام اور ترقی کی ہر کوشش کو تائید اسلام تصور کرتی ہے۔ اور حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کے اسلامی جذبہ سے سرشار ہو کر دن رات پاکستان کی خدمت میں معروف ہے۔

(باقی)

اشاعتِ اسلام کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا۔ بلکہ یاد رکھو وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ وہ وقت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل ذلیل اور حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار آجکل شدید مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور بہت پریشان ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ التماس ہے کہ میری پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(امین الدین دار الیمن وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانات دار القضاء

(۱) مکرم مخدوم فاروق اعظم صاحب بیرون دروازہ پھوڈال میانی ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مخدوم نذیر احمد ولد مخدوم محمد اعظم صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ بمع مکان نمبر ۲۹/۴ واقع محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ الاٹ ہے۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ مرحوم کے میرے علاوہ درج ذیل ورثاء بھی ہیں:۔

(۱) مسمّاۃ سلطانہ بیوہ مخدوم نذیر احمد صاحب مرحوم۔ (۲) مخدوم بشیر احمد صاحب (۳) مخدوم صدیق اکبر صاحب برادران مرحوم۔ (۴) سکینہ بیگم صاحبہ (۵) زبیدہ خاتون صاحبہ (۶) عصمت بیگم صاحبہ، رشیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرگان مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا بمع مکان تمام ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) مکرم محمد شریف خاں صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲/۳ واقع محلہ دار البرکات ربوہ مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور ڈاکٹر محمد حفیظ خاں صاحب کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء بھی ہیں:۔

(۱) ڈاکٹر محمد حفیظ خاں صاحب۔ (۲) محمد جمیل خاں صاحب پسران مرحوم۔ (۳) خدیجہ بیگم صاحبہ۔ (۴) شریفہ حبیب صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ والد صاحب مرحوم کا حصہ مرحوم کے تمام ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

ولادت

برادرم مکرم رانا شمشاد احمد صاحب مکینیکل انجینیئر کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام سہیل طارق تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری فضل دین صاحب آف ڈگری گھمن کا پوتا اور مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی درخواست ہے۔

(نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ)

(۲)

سید جاوید حسین ابن سید ناصر علی صاحب کیپٹن۔ مجاہد فورسس علی پور گھلواں ضلع مظفرگڑھ کو بتاریخ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۵ء پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم سید نذیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کی نواسی ہے۔ بچی کا نام حمیرہ یاسمین تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اسلام کی سچی خادمہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(حمیدہ سرساوی۔ ربوہ)

تحصیل بھکر میں زرعی اراضی برائے فروخت

۶۵ ایکڑ برلب کھوکھر ڈسٹری بیوٹری قیمت -/۵,۰۰۰ روپیہ فی ایکڑ

المشتہر

محمود در رحمت اللہ باجوہ ۷۶ آفیسر کالونی کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی

ضلعوار گوشوارہ وعدہ جات و وصولیات چندہ تحریک جدید

سال ۴۰/۹ نہایت ۱۳ر فتح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۴ء)

نمبر شمار	نام ضلع	موعودہ رقم	وصولی فیصد	نمبر شمار	نام ضلع	موعودہ رقم	وصولی فیصد
۱	ضلع جھنگ	۸۰,۰۰۰/-	۹۸ فیصد	۱۶	ضلع پشاور	۱۱,۰۰۰/-	۹۰ فیصد
۲	؍؍ میانوالی	۶,۰۰۰/-	۳۳ ؍؍	۱۷	؍؍ مردان	۱۶۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۳	؍؍ سرگودھا	۳۷,۰۰۰/-	۹۸ ؍؍	۱۸	؍؍ ہزارہ	۹۰۰۰/-	۸۵ ؍؍
۴	؍؍ لائل پور	۴۰,۰۰۰/-	۶۵ ؍؍	۱۹	آزاد کشمیر	۸۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۵	؍؍ لاہور	۱,۲۷,۰۰۰/-	۷۹ ؍؍	۲۰	ضلع ساہیوال	۲۰,۵۰۰/-	۶۰ ؍؍
۶	؍؍ سیالکوٹ	۴۳,۰۰۰/-	۹۳ ؍؍	۲۱	؍؍ ملتان	۳۰,۰۰۰/-	۶۰ ؍؍
۷	؍؍ شیخوپورہ	۳۴,۰۰۰/-	۸۴ ؍؍	۲۲	؍؍ ڈیرہ غازیخان	۱۸۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۸	؍؍ گوجرانوالہ	۲۵,۰۰۰/-	۶۴ ؍؍	۲۳	؍؍ مظفرگڑھ	۳۴۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۹	؍؍ گجرات	۱۹,۰۰۰/-	۹۰ ؍؍	۲۴	؍؍ رحیم یارخان	۲۲۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۱۰	؍؍ جہلم	۶۰۰۰/-	۹۹ ؍؍	۲۵	؍؍ بہاولپور	۲۳۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۱۱	؍؍ راولپنڈی	۵۹,۰۰۰/-	۶۰ ؍؍	۲۶	؍؍ بہاولنگر	۹۰۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۱۲	؍؍ کیمبل پور	۳۰۰۰/-	۵۰ ؍؍	۲۷	علاقہ حیدرآباد	۵۷,۰۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۱۳	؍؍ کوہاٹ	۱۰۰۰/-	۵۰ ؍؍	۲۸	؍؍ خیرپور	۲۶,۰۰۰/-	۴۴ ؍؍
۱۴	؍؍ بنوں	۷۰۰/-	۱۰۰ ؍؍	۲۹	؍؍ کوئٹہ	۱۵,۰۰۰/-	۱۰۰ ؍؍
۱۵	؍؍ ڈی آئی خان	۲۵۰/-	۹ ؍؍	۳۰	؍؍ کراچی	۱,۴۰,۰۰۰/-	۱۰۰ ؍؍

ضروری نوٹ:۔ جن جماعتوں کے ذمہ سال ۴۰ کا کچھ نہ کچھ چندہ باقی ہے وہ براہ کرم اس کی وصولی کا جلد از جلد اہتمام فرمائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

اعلانات نکاح

(۱) میرے لڑکے مسمی رانا محمد اختر سعید کا نکاح عزیزہ بدر النساء بیگم بنت مکرم شیخ ظہور احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار پانچ صد روپے مہر یکم جنوری ۱۹۷۵ء کو محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مسجد ناصر ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے موجب راحت و برکت ہو۔ آمین

(عبد الرحمٰن پوسٹل کلرک ربوہ ساکن محلہ دار الیمن ربوہ)

(۲) مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے باجازت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی عزیزہ صادقہ طاہرہ کا نکاح ہمراہ عزیزم ملک اعجاز احمد ولد ملک عنایت اللہ خاں مرحوم کا مبلغ -/۵۰۰۰ روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں اعلان فرمایا۔

مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۷۵ء کو تقریب رخصتانہ بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(ملک محمد شریف ۲۷۴ دھمیال روڈ چونگی ۲۲ راولپنڈی)

درخواست دعا

خاکسار پر ایک مقدمہ بن گیا ہے۔ باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ریاض احمد نیاز ملتان چھاؤنی)

اکسیر معدہ:۔ ہاضمہ کے لئے بہترین چورن۔ نور منجن:۔ دانتوں کے لئے مفید منجن۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۵۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب میں فوائد کم اور مضرتیں زیادہ ہیں اسلئے اسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے

اس بارے میں بھی اِسلام نے جو راہ اختیار کی وہی درست ہے نہ کہ وہ راہ جو یورپ نے اختیار کی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شراب کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام نے کہا ہے کہ شراب مت پیو۔ مگر ساتھ ہی اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ شراب کُلّی طور پر خراب ہے۔ شراب اور جوئے میں فوائد بھی ہیں مگر چونکہ ان کی مضرتیں زیادہ ہیں اور فوائد کم ہیں اِس لئے ہم یہ چیزیں تمہارے لئے حرام قرار دیتے ہیں۔ اب ڈاکٹر بعض مریضوں کو شراب دیتے ہیں تو جن لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ اسلام نے شراب کے کچھ فوائد بھی تسلیم کئے ہیں۔ وہ جھٹ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اسلام نے ایسی اچھی چیز کیوں حرام قرار دے دی ہم نے تو دیکھا ہے کہ فلاں کی نبضیں چھوٹ چکی تھیں مگر برانڈی دیتے ہی اُس کی مُردہ نبض میں حرکت ہونے لگی اور اُس کے جسم میں جان پڑ گئی ایسے لوگوں کے سامنے ہم قرآن کھول کر رکھ دیتے ہیں کہ تم نے تو یہ شراب کا فائدہ آج معلوم کیا ہے مگر ہمارے قرآن نے آج سے تیرہ سو سال پہلے بتادیا تھا کہ اِس میں محض خرابی ہی خرابی نہیں بلکہ فوائد بھی ہیں مگر چونکہ اِس کے نقصانات زیادہ ہیں اور چونکہ اِس میں بڑا بھاری نقص یہ ہے کہ جب کوئی شخص اسے پینا شروع کرتا ہے تو اس کی اعلیٰ دماغی طاقتیں ناکارہ ہونے لگتی ہیں اور پھر اُسے شراب کی ایسی عادت ہو جاتی ہے کہ وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اِس لئے اسلام نے اسے حرام قرار دے دیا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ سَو میں سے ایک آدمی ایسا ہو جسے شراب پینے کے باوجود اس کی عادت نہ پڑے مگر سَو میں سے ننانوے یقیناً اس کے عادی ہو جائیں گے اور ایک کی خاطر ننانوے کو قربان نہیں کیا جاسکتا۔ جب سَو میں سے ننانوے آدمی اس سے خراب ہو جاتے ہیں تو ضروری تھا کہ اس ایک کو ننانوے پر قربان کیا جاتا نہ کہ ننانوے کو ایک کے لئے قربان کیا جاتا۔ آخر ہر زمانہ کا مقنّن یہ کس طرح ثابت کر سکتا ہے کہ فلاں شخص زیادہ مضبوط ہے اور فلاں شخص کم۔ فلاں شخص میں شراب کو برداشت کرنے کی زیادہ طاقت ہے اور فلاں میں نہیں۔ ہر شخص کے متعلق نہ اس قسم کی تحقیق ہو سکتی ہے اور نہ ایسی تحقیق یقینی کہلا سکتی ہے اس لئے اسلام نے ایک قانون مقرر کر دیا کہ شراب حرام ہے کیونکہ ننانوے فیصدی اس کا نتیجہ یہی پیدا ہوتا ہے کہ پینے والے کو شراب کی عادت پڑ جاتی ہے اور پھر وہ اُسے چھوڑ نہیں سکتا۔ پس اس مسئلہ میں بھی اسلام نے جو راہ اختیار کی وہی درست ہے نہ کہ وہ راہ جو یورپ نے اختیار کی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المؤمنون ص ۲۰۹، ص ۲۱۰)

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۳ر جنوری ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ میرے بیٹے عزیزم میجر محمد اسداللہ مالک کا نکاح عزیزہ لیڈی ڈاکٹر ناصرہ اسحٰق صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب صدر روڈ پشاور چھاؤنی کے ہمراہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا عزیزم محمد اسداللہ مالک مکرم چوہدری غلام احمد صاحب سفید پوش مرحوم موضع منگولے کے پوتے اور مکرم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم امیر جماعتہائے احمدیہ پوہلا مہاراں کے نواسے ہیں۔ عزیزہ ناصرہ اسحٰق صاحبہ مکرم حکیم مولوی قطب دین صاحب قادیان کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔

(محمد عبداللہ مہار۔ لاہور چھاؤنی)

هر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

"اِسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ ۳۰ر مئی ۱۹۴۷ء میں فرماتے ہیں کہ:-

"مَیں جماعت کو ایک نہایت اہم امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے یہ کوئی سوسائٹی نہیں کہ جو اپنے لئے کچھ اصول طے کر کے کام کو چلا رہی ہو اور انہی اصولوں کے اندر اپنے کاموں کو محصور رکھتی ہو بلکہ ہر نیک کام کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے اور اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے مَیں نے تحریکِ جدید جاری کی جس کے تحت مختلف سکیمیں کام کر رہی ہیں۔ ان سکیموں کو چلانے کے لئے جماعت کے لوگوں میں سے وقفِ زندگی کا مطالبہ کیا تھا۔ میرے مطالبہ پر جن لوگوں نے زندگیاں وقف کی ہیں ان میں سے بعض کو مبلغ بنایا گیا ہے بعض کو مدرّس بنایا گیا ہے اور بعض کو دوسرے کاموں پر لگایا گیا ہے۔۔۔۔ چنانچہ مختلف لوگوں کو مختلف کاموں پر لگا دیا گیا ہے اور لگایا جا رہا ہے۔۔۔۔ اور کچھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائیوں کی جگہ جا کر کام کریں۔"

(الفضل ۴ر جون ۱۹۴۷ء)

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مرکزِ احمدیت میں جامعہ احمدیہ کے نام سے ادارہ قائم ہے جس میں ہر سال موسمِ گرما کی تعطیلات کے بعد داخلہ ہوتا ہے جس کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ گزارش ہے کہ جو احمدی والدین اپنے بچوں کو اِس غرض کے لئے پیش کرنا چاہیں اور جو نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ ۱۹۳۸ء میں فرمایا:-

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔۔۔ وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۸ء)

مخلصینِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہِ کرم حسبِ شرح چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ طیبہ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا آج جنرل ہسپتال لاہور میں اپریشن ہو رہا ہے۔ قارئین کرام سے اپریشن کی کامیابی اور بعد میں ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

محمد نواز مومن
دفتر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴